شب برأت کے متعلق احادیث کا علمی وتحقیقی جائزہ

از: مفتی فضل الرحمٰن صاحب قاسمی الہ آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شب براءت کے متعلق احادیث کا علمی تحقیقی جائزہ

از: مفتی فضل الرحمٰن صاحب قاسمی، الہٰ آبادی

شعبان کے مہینہ سے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی تیاریوں میں مصروف عمل ہوجایا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے ماہ شعبان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے روزہ رکھتے تھے، ایک روایت میں ہے کہ پورے شعبان کا روزہ رکھتے تھے، جبکہ ایک روایت میں ہے شعبان کے اکثر دنوں کا روزہ رکھتے تھے، نسائی شریف کی صحیح روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ میں کثرت سے روزہ رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ شعبان کے مہینہ میں اللہ کے دربار میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، اس لئے آقا نے یہ تمنا ظاہر کی تھی کہ جب میرے نامہ اعمال رب کے دربار میں پیش کئے جائیں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں، محدثین نے بیان کیا ہے، بندوں کے اعمال کی پیشی تین طرح سے ہوتی ہے یومیہ پیشی جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں فجر اور عصر کی نماز کے وقت فرشتے اللہ رب العزت کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالی ان سے بندوں کی حالت کے متعلق سوال کرتا ہے، دوسری ہفتہ واری پیشی احادیث میں ہے ہفتہ میں دوشنبہ اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تیسری سالانہ پیشی یہ شعبان کے مہینہ میں بندوں کے سال بھر کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، اسی وجہ سے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقات المفاتیح میں لکھا ہے کہ ماہِ شعبان آخرت کے اعتبار سے سال کا آخری مہینہ ہے۔

ماہ شعبان میں ایک بابرکت اور فضیلت وعظمت والی شب ہے جسے شب براءت کے نام سے جانا جاتا ہے، شب براءت کا مطلب ہے وہ رات جس میں گنہگاروں کی مغفرت کی جاتی ہے، شب براءت کے سلسلہ میں ۱۶ر صحابہ کرام سے احادیث مروی ہیں کچھ سند کے اعتبار سے کمزور ہیں جبکہ کچھ شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ کے مرتبہ کو پہنچ جاتی

ہیں، اسی لئے مجموعی اعتبار سے تمام روایتوں پر غور وفکر کرتے ہوئے محدثین نے یہ فیصلہ کیا کہ شب براءت کی فضیلت حسن درجہ کی روایتوں سے ثابت ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، پندرہ شعبان کی رات میں اللہ تبارک وتعالی تمام بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، مشرک اور مسلمان بھائی سے بغض وعداوت رکھنے والے کے سوا تمام لوگوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں اور علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد میں اس روایت کونقل کیا ہے، (علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس روایت کونقل کرنے کے بعد فرمایا ”رواہ الطبرانی فی الکبیروالاوسط ورجالھما ثقات“ (مجمع الزوائد جلد ١٦ صفحہ ١٩١)

اس روایت کو علامہ طبرانی نے کبیر اور اوسط دونوں کتابوں میں روایت کیا ہے، اور دونوں کے تمام راوی ثقہ ہیں،۔

مجمع الزوائد کے محقق شیخ حسین سلیم اسد الدرانی نے اس روایت کی تحقیق کرتے ہوتے ہوئے فرمایا ”وھذا الاسناد صحیح اذا کان مکحول سمعه من مالك والا فالاسناد منقطع وعلی کل حال فان الحدیث صحیح بشواھدہ. (مجمع الزوائد جلد ١٦ صفحہ ١٩١)۔

یعنی یہ روایت صحیح درجہ کی ہے اگر مکحول کا مالک بن یغامر سے سماع ثابت ہو، اگر سماع ثابت نہ ہو تب بھی یہ روایت صحیح درجہ کی ہے کیونکہ اس روایت کے بیشمار شواہد ہیں، اس روایت کو علماء نے صحیح لغیرہ مانا ورنہ حسن لغیرہ ہونے کا تو سبھی نے اقرار کیا ہے۔

مایہ ناز عالم دین علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے ابن دحیہ رحمہ اللہ کے اس قول کہ شب براءت کے متعلق کوئی چیز حدیث سے ثابت نہیں ہے، کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے: کہ حدیث معاذ بن جبل حسن درجہ کی ہے۔

شب براءت کے سلسلہ میں بہت سی روایات ایسی بھی ہیں جو حسن درجہ کی ہیں، جس کے تمام راوی ثقہ ہیں، حدیث عبداللہ بن عمرو عاص رضی اللہ عنہ کی روایت بھی حسن درجہ کی ہے، صاحب مشکوہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ایسے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی روایت جسے بزار اور بیہقی نے روایت کیا، اس روایت کے

بارے میں علامہ منذری نے کہا، باسناد لا باس بہ یعنی یہ روایت اسناد کے اعتبار سے درست ہے، جبکہ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد میں فرمایا: ''قال الھیشمی، فیه عبدالله بن عبدالملك ذکرہ ابن حاتم فی الجرح والتعدیل ولم یضعفه وبقیه رجاله ثقات'' (مجمع الزوائد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)۔

اس روایت میں عبداللہ بن عبدالملک ہیں علامہ حاتم رحمہ اللہ نے ان کا تذکرہ جرح تعدیل کے باب میں کیا ہے، لیکن ان کی تضعیف نہیں اور اس روایت باقی تمام راوی ثقہ ہیں، لہذا یہ روایت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بھی حسن درجہ کی ہوئی، ایسے مرسل روایت مکحول عن کثیر بن مرہ تابعی کے طرق سے یہ بھی روایت مرسل جید ہے، علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے شرح زرقانی میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

غیر مقلد علماء (موجودہ زمانہ میں جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں) نے بھی شب براءت کی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

اس بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ شب براءت کی روایت حسن درجہ کی ہے۔

مشہور محقق غیر مقلد عالم دین مولانا عبیداللہ مبارکپوری نے اسے تسلیم ہے، مشکوہ شریف کی ایک روایت جو ابن ماجہ شریف کی ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے مشکوہ المصابیح کی شرح مرعاہ الفاتیح فرماتے ہیں، ''فالحدیث ضعیف بطریقیه ولکن له شواھد روی بعضھا باسناد حسن'' (مرعاہ المفاتیح جلد ۳، صفحہ ۳۴۱)

یعنی ابن ماجہ کی روایت اپنی سندوں سے تو ضعیف ہے لیکن شب براءت کے سلسلہ میں حسن درجہ کی روایت بھی ہیں، اور انہوں نے اس تمام روایتوں کو ذکر کیا ہے، جس کو ہم نے اوپر ذکر کیا، روایت معاذ بن جبل، ابوبکر صدیق، عبداللہ بن عمرو بن عاص، مکحول عن کثیر بن مرہ، یہ روایتیں ان کے نزدیک حسن ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث، غیر مقلدین کے نزدیک بھی یہ رات بابرکت ہے۔

چنانچہ علامہ عبیداللہ مبارکپوری اپنی شرح مرعاہ المفاتیح میں تمام تر حسن درجہ کی روایتوں کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں، ''وھذہ الاحادیث کلھا تدل علی خطر لیله نصف شعبان وجلاله شانھا وقدرھا فلاینبغی ان یغفك عنھا بل یستحب احیاءھا بالعبادہ والذکر، ویدل علی ندب احیاءھا حدیث علی الآتی'' (مرعاہ المفاتیح جلد ۳، صفحہ ۱۹۱)۔

یہ تمام احادیث اس بات کو ثابت کرتی ہیں شب براءت کی رات انتہائی عظیم بلند مرتبہ ہے، اس کی شان

اوراس رات کا مرتبہ بڑھا ہوا اور شب براءت عام راتوں کی طرح نہیں ہے، لہذا اس رات سے غفلت مناسب نہیں بلکہ اس رات کو نماز، ذکر، تلاوت قرآن اور دوسری عبادتوں کے ذریعہ زندہ کرنا مستحب ہے، اور اس رات میں جاگ کرنا عبادت کرنا یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کے نزدیک بھی یہ رات انتہائی بابرکت ہے، انہوں نے بھی شب براءت کی روایت کو حسن درجہ کی تسلیم کیا ہے، شب برات کے متعلق شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی شب براءت کی فضیلت کو تسلیم کیا ہے، اپنے مایہ ناز فتاوی مجموع الفتاویٰ میں لکھتے ہیں، واما ليله النصف فقدروى فى فضلها احاديث وآثار ونقل عن طائفه من السلف انهم كانوا يصلون فيها (مجموع الفتاوی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۲)

یعنی شب براءت کی رات کی فضیلت بیشمار احادیث اور حضرات صحابہ کرام کے آثار سے ثابت ہے، ہمارے سلف صالحین کا اس رات میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔

مجموع الفتاویٰ میں دوسری جگہ لکھتے ہیں، "اذا صلى الانسان ليله النصف وحده اوفى جماعه خاصه كما يفعل طوائف من السلف فهو احسن" (مجموع الفتاوی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱)۔

یعنی شب براءت میں تنہا نماز پڑھنا یا کسی خاص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جیسا کہ سلف صالحین کا اس رات میں اس طرح نماز پڑھتے تھے، ایسا کرنا بہتر ہے۔

مذکورہ بالا عبارتوں سے ثابت ہوا کہ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے بھی شب براءت کی فضیلت کو تسلیم کیا ہے اور اس رات میں عبادت کرنے کو بہتر قرار دیا ہے، اور اسلاف کو انہوں نے اسی پر پایا ہے کہ وہ بھی شب براءت کا اہتمام کرتے تھے اور شب براءت کی رات میں عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی شب براءت میں عبادت مستحب ہے۔

فن حدیث کے بڑے امام اور بلند پایہ فقیہ ائمہ اربعہ جن کی پوری دنیا میں تقلید کی جاتی ہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی کتاب الام میں شب براءت میں عبادت کرنے کو مستحب لکھا ہے خواہ نماز، ذکر، تلاوت قرآن وغیرہ کے ذریعہ ہو، عالم اسلام کے ممتاز محدث وفقیہ علامہ نووی رحمہ اللہ نے بھی شرح المہذب میں مستحب لکھا ہے۔

شب براءت کی عظمت وفضیلت اورامت مسلمہ کاافراط وتفریط:

شب براءت کی فضیلت جہاں سند کے اعتبار سے مضبوط روایات سے ثابت ہے، محدثین نے اسے تسلیم کیا ہے اس کے باجود امت مسلمہ کا ایک گروہ شب براءت کی فضیلت کو کنڈم کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے، وہیں دوسری امت مسلمہ کا دوسرا گروہ اس رات میں ایسی ایسی چیزوں کوانجام دیتاہے، جس کا شریعت مطہرہ سے تعلق نہیں، ایسی چیزوں کے کرنے کا حکم نہیں دیاہے، بلکہ شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں جنہیں بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

لہٰذا ہر دونوں ہی فریق خطاء پر ہیں، اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں، شب براءت فضیلت والی رات ہے، اس رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبادت کرنا ثابت ہے، ۱۶رصحابہ کرام سے اس بابرکت رات کے متعلق احادیث مروی ہے، سلف صالحین کا بھی اس رات میں عبادت کرنے کا معمول رہاہے، حدیث حسن قابل حجت ہے، علامہ خطابی رحمہ اللہ نے معالم السنن میں بیان کیاہے، اکثر احکام حدیث حسن سے ہی ثابت ہیں، شب براءت کی روایت کوعرب علماء نے قابل حجت مانا ہے، لہٰذا جب قابل استدلال روایتوں سے فضیلت ثابت ہے، توآخراس رات کی فضیلت سے انکار کیوں؟ جن علماء نے شب براءت کی فضیلت کو بالکلیہ انکار کیاہے، ان پاس کچھ بھی دلائل موجودنہیں ہیں، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ شب براءت میں ہورہی بدعات کے پیش نظران روایات کنڈم کرنے کی ناکام کوشش کیاہے، یہ بھی کوئی عقل مندی نہیں بدعات کوروکنے کے لئے مضبوط روایتوں کو قابل استدلال روایتوِں کوموضوع قرار دیدیا جائے، اس رات میں جوبدعات ہوتی ہیں ان کی تردید بھی ضروری ہے، لیکن اس کی وجہ سے مضبوط اور محدثین کے قواعد کے مطابق قابل حجت روایتوں کوساقط الاعتبار قرار دینا یہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی ہے، اس اہم رات میں عبادت سرکارصلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اوردعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اس لئے شب براءت کی رات میں دعاوں کا خاص اہتمام کریں، اللہ تعالی تمام لوگوں کواس رات کی قدردانی کرنے کی توفیق دے...

****

(ہمدم پریس، مالیگاؤں)